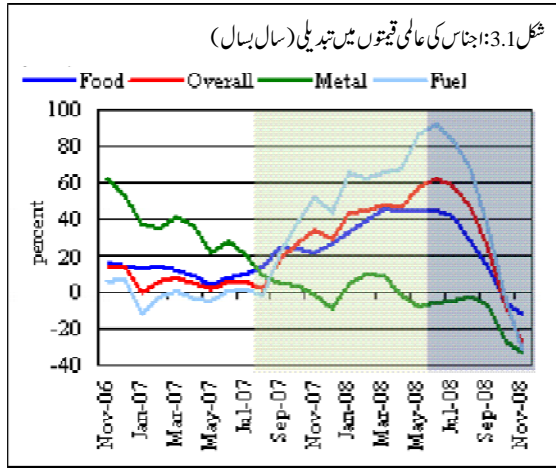


3.1 گرائی کا عالمی منظر نامہ

اجناس کی عالمی قیمتیں ریکارڈ بلندی تک پہنچنے کے بعد عالمی کساد بازاری کے باعث جون 2008ء¹ سے تیزی سے کم ہونا شروع ہوئیں (دیکھئے شکل 3.1 اور باکس 3.1)۔ دیگر عوامل بھی بین الاقوامی منڈی میں اجناس کی قیمتوں میں کمی کا سبب بنے جیسے: (الف) تقریباً تمام اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت میں اضافہ، (ب) غذائی اجناس کی آئندہ رسدی صورتحال میں بہتری، (ج) بار برداری کی لاگت میں نمایاں کمی، اور (د) بعض ممالک کی جانب سے تجارتی رکاوٹیں ختم کیا جانا جو انہوں نے اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے اپنی معیشت کو بچانے کے لیے عائد کی تھیں۔



خوراک کی گرتی ہوئی قیمتوں کا اثر ترقی پذیر ممالک میں زیادہ محسوس ہونے کا امکان ہے جہاں آمدنی کا بڑا حصہ غذائی اخراجات پر خرچ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ غذائی اشیاء اور توانائی درآمد کرنے والے ممالک کے جاری حسابات اور مالیاتی حالت میں اجناس اور ایندھن کے نرخ کم ہونے کی بنا پر بہتری کی امید ہے۔

خام تیل کی قیمت² جولائی 2008ء میں 132.5 ڈالر فی بیرل سے کم ہو کر نومبر 2008ء میں 54 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ اسی طرح دیگر اہم غذائی اشیاء اور دھاتوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی (دیکھئے جدول 3.1)۔ اگر اجناس کی قیمتوں کا موجودہ رجحان جاری رہا تو کئی اجناس کی خردہ قیمتوں میں سال بسال تبدیلی منفی ہو جائے گی۔ اس خطرے کی وجہ سے کئی ممالک کی معیشتوں میں پالیسی رد و بدل کیا گیا ہے اور وہ ارزانی (deflation) کے خوف سے شرح سود کم کر رہے ہیں کیونکہ اس صورتحال میں حقیقی شرح سود بڑھ جانے کی بنا پر قرض مزید مہنگا ہو جائے گا۔ یہ عالمی معیشت کے لیے ایک اور دھچکا ہوگا جو پہلے ہی کساد بازاری کا شکار ہے۔

سست نمو کے امکان کے ساتھ اجناس کی قیمتوں کے معکوس ہونے سے دنیا بھر کے مرکزی بینکوں کو پالیسی شرح سود میں کمی کرنی پڑی۔ تاہم

¹ آئی ایم ایف کے اجناس کے اشاریہ قیمت کے مطابق۔

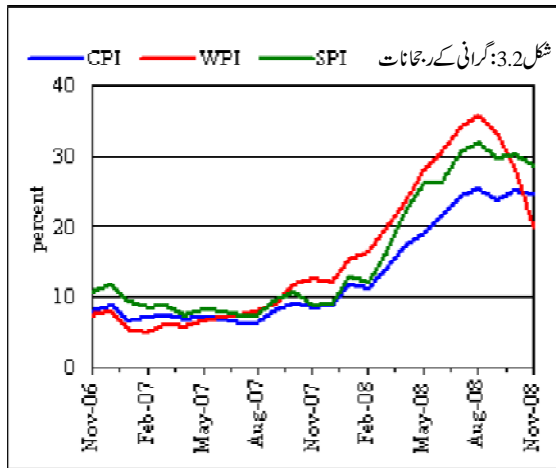
² تین اسپٹ نرخوں کی سادہ اوسط، ڈی بیڈ بریٹ، ویسٹ کیلاس انٹرمیڈیٹ اور دبئی فتح۔

جدول 3.1: اجناس کی عالمی قیمتیں						
اشیا	اکائی	نومبر 07ء	نومبر 08ء	نقطہ عروج پر قیمت	نقطہ عروج کا مہینہ	حالیہ نقطہ عروج کے بعد کمی (%)
خام تیل	ڈالر فی بیرل	91.3	54.0	132.5	جولائی 08ء	-59.23
چاول	ڈالر فی میٹرک ٹن	356.5	563.3	1015.2	اپریل 08ء	-44.52
گندم	ڈالر فی میٹرک ٹن	321.2	226.8	439.7	مارچ 08ء	-48.41
شکر	سینٹ فی پونڈ	9.9	11.8	14.0	ستمبر 08ء	-15.63
پام آئل	ڈالر فی میٹرک ٹن	877.3	433.1	1146.9	مارچ 08ء	-62.24
سویا بین کا تیل	ڈالر فی میٹرک ٹن	988.0	728.5	1414.4	جون 08ء	-48.49
مکئی	ڈالر فی میٹرک ٹن	171.1	164.3	287.1	جون 08ء	-42.79
تانبا	ڈالر فی میٹرک ٹن	6957.4	3729.2	8714.2	اپریل 08ء	-57.21
ایلیٹیم	ڈالر فی میٹرک ٹن	2507.2	1857.1	3067.5	جولائی 08ء	-39.46
سونا	ڈالر فی اونس	806.2	760.9	968.4	مارچ 08ء	-21.43
سیسہ	ڈالر فی میٹرک ٹن	3319.9	1286.4	3722.6	اکتوبر 07ء	-65.44

ماخذ: آئی ایم ایف اور www.gold.org

پاکستان اور سری لنکا جیسے ممالک ملکی عوامل کے باعث بلند گرانی کا شکار رہے اور انہیں سخت زری موقف برقرار رکھنا پڑا۔

3.2 ملکی صورتحال



گرانی کے عالمی دباؤ میں کمی کے برعکس ملکی معیشت میں یہ دباؤ رہا (دیکھئے جدول 3.2)۔ خاص طور پر صارف اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یہ میں م س 09ء کے دوران اب تک بلند سال اضافے دیکھنے میں آتے رہے ہیں (دیکھئے شکل 3.2)۔

بلند ملکی گرانی مضبوط مجموعی طلب، روپے کی کمزوری³ اور دیگر عوامل⁴ کی عکاسی کرتی ہے جن سے تیزی سے کم ہونے والے بین الاقوامی نرخوں کی ملکی

³ جولائی تا نومبر م س 09ء کے دوران پاکستانی روپے کی قیمت 13.3 فیصد گھٹ گئی (تفصیلات کے لیے باب 6 دیکھئے) جس سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی بڑی حد تک بے اثر ہو گئی۔

⁴ ملکی تاجروں اور ٹرانسپورٹروں کی جانب سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کی منتقلی پورے طور پر اس لیے نہ ہوئی کہ ایک تو کمپنیاں اپنے نفع میں اضافے کی کوشش کر رہی ہیں اور اس کے علاوہ اہل سی نرخوں کے مطابق درآمدی ڈیوٹی کے نفاذ کا تنازع بھی ہے۔ مثلاً دھات اور خوردنی تیل کے درآمد کنندگان درآمدی ڈیوٹی زیادہ ہونے کی شکایت کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ ان اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کو پورے طور پر ملکی صارفین کو منتقل نہیں کر رہے۔

جدول 3.2: گرائی کے رجحانات

فیصد	سال 2007	سال 2008	سال 2009	سال 2010
صارف اشاریہ قیمت	8.7	24.7	7.6	19.1
غذائی	12.5	30.4	10.8	26.3
غیر غذائی	5.9	20.2	5.3	13.7
تھوک اشاریہ قیمت	12.6	19.9	7.9	25.0
غذائی	15.3	29.2	11.2	26.6
غیر غذائی	10.7	12.8	5.5	23.7
حساس اظہار قیمت	9.0	28.8	9.0	23.3
قوزی گرائی				
غیر غذائی غیر توانائی	6.9	18.9	5.9	12.9
تراشیدہ اوسط	8.6	21.3	7.1	16.1

¹ نومبر 2007ء کے مقابلے میں نومبر 2008ء میں تبدیلی

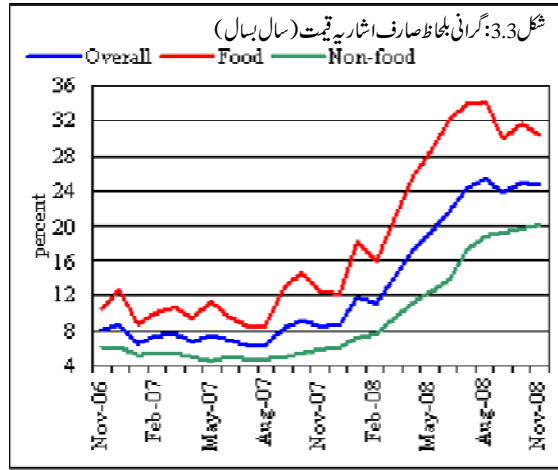
² نومبر 2007ء کے مقابلے میں نومبر 2008ء کے بارہ ماہی حرکت پذیر اوسط میں تبدیلی

ماخذ: وفاقی محکمہ شماریات

صارفین کو مناسب طور پر منتقلی نہ ہو سکی۔ اس کا سبب یہ بھی ہے کہ گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت ابھی تک اتنی کم نہیں ہوئی ہے جتنی تھوک اشاریہ قیمت ہوئی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔

حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت م س 09ء کے پہلے دو ماہ میں تیزی سے اضافے کے بعد عالمی قیمتوں کے تناسب سے نمایاں طور پر کم ہوئی ہے۔ اگست 2008ء میں 35.7 فیصد کے نقطہ عروج پر پہنچنے کے بعد ایندھن اور اجناس کی عالمی قیمتیں کم ہونے کے باعث نومبر 2008ء میں گر کر 19.9 فیصد رہ گئی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایندھن اور اجناس کی گرتی ہوئی قیمتوں کی منتقلی خوردہ نرخوں کے مقابلے میں تھوک نرخوں کو زیادہ ہوئی ہے۔

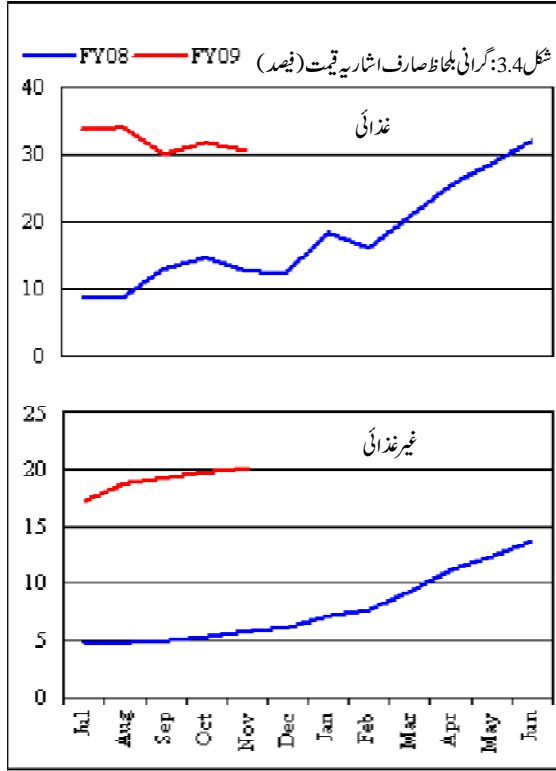
اس کا بنیادی سبب تھوک اشاریہ قیمت کی باسکٹ کی ہیئت ترکیبی ہے۔ اس باسکٹ میں موجود زیادہ تر اشیا کے نرخوں کا تعین عالمی قیمتوں کے ذریعے ہوتا ہے، جیسے فرنس آئل، موبل آئل، پگ آئرن، لوہے کی سلاخیں اور چادریں، کوک، روٹی، تار وغیرہ۔ اگر تھوک قیمتوں کے گرنے کا رجحان جاری رہا تو اس سے آئندہ مہینوں کے دوران خوردہ قیمتوں کو نیچے لانے میں بھی مدد مل سکتی ہے۔



گرائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی طرح قوزی گرائی کے دونوں پیمانے، غیر غذائی غیر توانائی اور 20 فیصد تراشیدہ اوسط بھی م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران تیزی کا مظاہرہ کرتے رہے۔ غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرائی (سال بسال) نومبر 2008ء میں بڑھ کر 18.9 فیصد ہو گئی جبکہ نومبر 2007ء میں صرف 6.9 فیصد تھی۔ اسی طرح 20

فیصد تراشیدہ اوسط قوزی گرائی نومبر 2008ء میں 21.3 فیصد ہو گئی جبکہ 2007ء کے اسی مہینے میں یہ 8.6 فیصد تھی (دیکھئے جدول 3.2)۔ قوزی گرائی کی بلندی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گرائی کا دباؤ برقرار ہے۔ مسلسل بلند گرائی، مرکزی بینک سے بھاری حکومتی قرض گیری اور جولائی تا اکتوبر م س 09ء کے دوران جاری حسابات کے خسارے میں لگ بھگ 100 فیصد اضافے کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے نومبر 2008ء میں زری پالیسی

سخت کردی۔



اہم بات یہ ہے کہ 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے چار مراحل میں پالیسی ریٹ 500 پیس پوائنٹس بڑھایا⁵ اور بینکاری شعبے میں موزوں سیالیت کو قائم رکھنے اور ترجیحی شعبوں کو قرضوں کی دستیابی کے لیے دیگر اقدامات بھی کیے گئے (تفصیلات کے لیے باب 4 دیکھئے)۔ تاہم یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مطلوبہ معاشی استحکام فقط زری پالیسی کے اقدامات سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ مالیاتی پالیسی کی ہم آہنگی کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔ اس حوالے سے آئی ایم ایف کے پروگرام کے تحت مالیاتی نظم و ضبط کے حالیہ اقدامات سے زری پالیسی کو مدد ملے گی۔ چنانچہ توقع ہے کہ آئندہ گرانے کے دباؤ میں کمی آئے گی۔

گرانے کا دباؤ کم ہونے کے باوجود م س 09ء کے لیے گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 20-22 فیصد

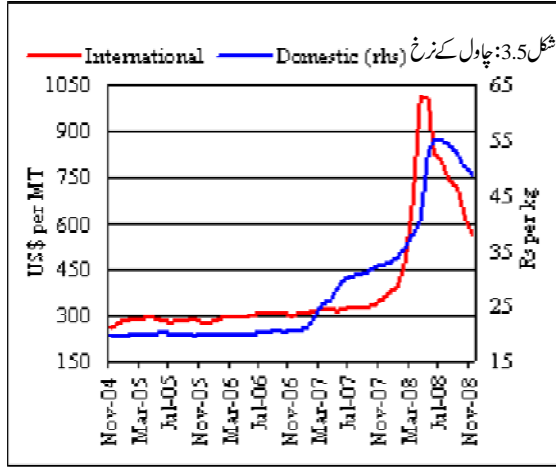
کی حدود میں رہنے کا امکان ہے جبکہ م س 08ء میں یہ 12 فیصد تھی۔ گرانے کے دباؤ کا تقاضا ہے کہ معاشی نظم و ضبط مسلسل برقرار رکھا جائے۔ خاص طور پر مالیاتی اور بیرونی خساروں میں کمی سازگار معاشی ماحول کے حصول کے لیے لازمی ہے۔

3.3 صارف اشاریہ قیمت

گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) م س 08ء کی دوسری سہ ماہی تک یک ہندی رہی تاہم تیسری سہ ماہی میں بڑھنے لگی۔ یہ رجحان م س 09ء کے ابتدائی مہینوں تک جاری رہا اور نومبر 2008ء میں یہ گرانے 24.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ نومبر 2007ء میں 8.7 فیصد تھی۔

یہ بات اہم ہے کہ غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں م س 09ء کے دوران معمولی کمی کا رجحان ہے جبکہ م س 08ء کے دوران اس میں تیزی سے اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 3.4)۔ اس کے برعکس غیر غذائی گرانے بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں م س 09ء میں بھی تیزی کا رجحان برقرار رہا جس کا سبب مالیاتی تحریک، اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں کی منتقلی کے اثرات کا ست ہونا اور مسلسل بلند غذائی گرانے کے دورانی

⁵ دو اضافے زری پالیسی بیان کے معمول کے اجراء (یعنی جنوری اور جولائی) میں کیے گئے جبکہ عبوری اقدامات دو بار یعنی مئی اور نومبر میں کیے گئے۔



کے اثرات تھے۔ تیل کی عالمی قیمتوں کے گرنے کے بعد اہم ایندھنوں کی ملکی قیمتوں میں حالیہ کمی سے آئندہ مہینوں کے دوران غیر غذائی گمرانی کم ہونے کی توقع ہے۔

امکان یہ ہے کہ اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں نمایاں کمی کی ملکی معیشت کو منتقلی سست رفتاری سے ہوگی کیونکہ ایک تو کاروباری ادارے اپنے نفع کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، دوسرے منڈی کے ساختی مسائل بھی اس میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ چنانچہ نرخوں میں متوقع کمی کے رجحان کے لیے صارفین

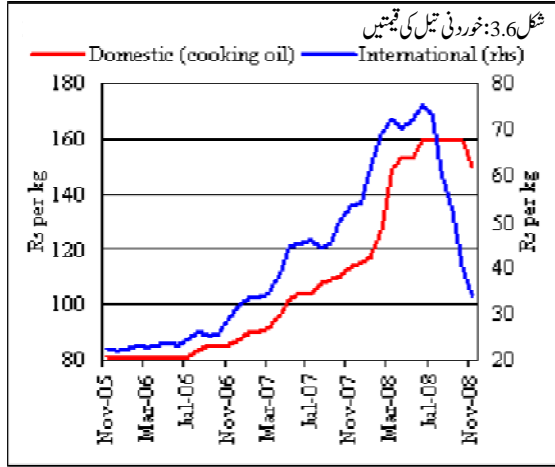
میں آگاہی، تھوک اور خردہ نرخوں کی اطلاع دینے کے حوالے سے ذرائع ابلاغ کا کردار اور حکومت کی جانب سے لازمی اشیاء کی قیمتوں کی موثر نگرانی ضروری ہے۔

اقتصادی لٹرچر سے واضح ہے کہ نامیہ نرخوں میں کمی دشوار ہو سکتی ہے کیونکہ اجرت، نفع کے مارجن اور کرایوں کا گھٹانا کاروباری اداروں کے لیے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر گندم کی امدادی قیمت 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کرنا کاشتکاروں کے لیے اس وقت حوصلہ افزا تھا جب عالمی قیمتیں بلند تھیں تاہم بعد میں یہ قیمتیں تیزی سے گریں اور منفی نتائج کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ تاہم گندم کی ملکی قیمتوں میں کمی مشکل ہوگی۔ اسی طرح ایندھن کی قیمتوں کے ساتھ ٹرانسپورٹ کی لاگت بڑھ گئی لیکن جب ایندھن کی قیمتیں کم ہوئیں تو ٹرانسپورٹ کی لاگت میں اسی نسبت سے کمی نہیں ہوئی۔

چاول کی ملکی قیمتیں عالمی نرخوں میں تیزی آنے سے پہلے ہی بڑھنے لگی تھیں لیکن بین الاقوامی قیمتوں کے نیچے جانے کے بعد ملکی قیمتوں میں کمی تاخیر سے ہوئی اور عالمی قیمتوں کی مناسبت سے نہیں ہوئی (دیکھئے شکل 3.5)۔ نومبر 2008ء میں چاول کے عالمی نرخ اپنے نقطہ عروج کے مقابلے میں 44.5 فیصد گر گئے جبکہ مختلف اقسام کے چاول کی ملکی قیمتیں نقطہ عروج سے صرف 11.4 سے 21.7 فیصد کم ہوئیں حالانکہ مئی 09ء میں چاول کی 65 لاکھ ٹن کی شاندار فصل ہوئی ہے۔

اسی طرح گھی اور پکانے کے تیل کی ملکی قیمتیں خوردنی تیل کے عالمی نرخوں کی مطابقت سے بڑھیں (دیکھئے شکل 3.6) لیکن پریشانی کی بات یہ ہے کہ ان اشیاء کی ملکی قیمتوں میں کمی ان کی تیاری میں استعمال ہونے والی خام مال کی عالمی قیمتوں میں کمی کے تناسب سے نہیں ہوئی۔

اس امر کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ چاول کی ملکی قیمتوں میں عالمی نرخوں کے مطابق کمی ہو۔ اس مقصد کے لیے انتظامی اقدامات کرنے ہوں

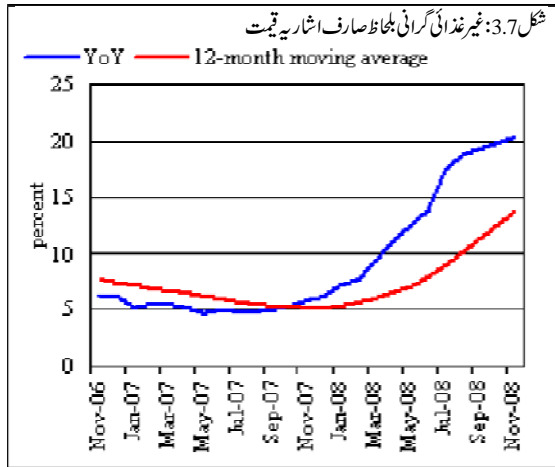


گے جن میں مڈل مین اور تھوک فروشوں کے حد سے متجاوز نفع کو کم کرنے پر توجہ مرکوز کرنی پڑے گی۔ اگرچہ فی الوقت کم سے کم برآمدی قیمت مقرر کرنا موزوں نہیں تاہم اگر منڈی کی میکانیت طلب و رسد کی قوتوں کے مطابق صارفی قیمت کا تعین کرنے میں ناکام رہی تو انتظامی اقدامات ناگزیر ہیں۔

3.3.1 غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

م س 09ء کے ابتدائی پانچ مہینوں کے دوران غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بلند رہی۔ نومبر 2008ء میں یہ 30.4 فیصد (سال بسال) تھی جبکہ

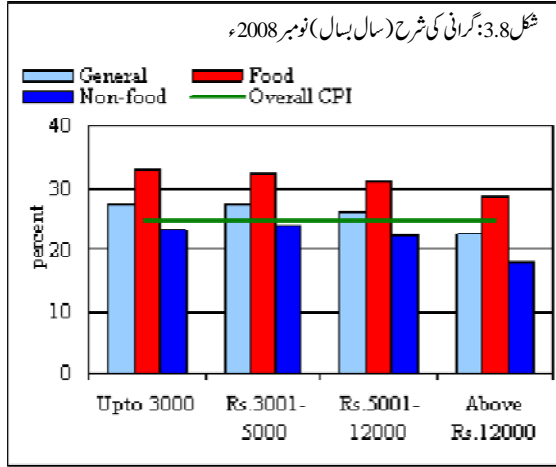
گذشتہ سال کے اسی مہینے میں 12.5 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی۔ تاہم یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگست 2008ء میں غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال) اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گئی اور م س 09ء کی دوسری ششماہی میں اس کے کم ہونے کی توقع ہے۔



اہم غذائی اجناس میں شکر کی قیمتوں میں منفی نمو کا سلسلہ جون 2008ء سے رکا اور نومبر 2008ء میں اس میں 23.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔ اس کا بنیادی سبب قیاس آرائیاں، گنے کی فصل میں 16 فیصد کمی اور اس کے نتیجے میں آئندہ مہینوں کے دوران ملکی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران گندم کی قیمت بھی زیادہ رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قیمت حکومت کی جانب سے مقرر کردہ بلند امدادی قیمت کی طرف بتدریج بڑھ رہی ہے۔ اچھی فصل کے امکانات کے پیش نظر حالیہ مہینوں میں گندم کی درآمد کے ساتھ عالمی قیمتوں اور اجناس کے ملکی نرخوں میں کمی آنے کی توقع ہے۔

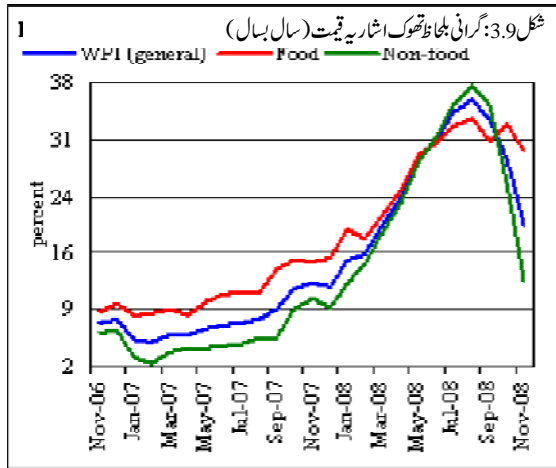
3.3.2 غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

م س 09ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے بڑھنے کا رجحان جاری رہا۔ نومبر 2008ء میں یہ گرانی



20.2 فیصد ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ برس کے اسی مہینے سے 14.3 فیصدی درجے زیادہ ہے (دیکھئے شکل 3.7)۔

غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تیزی کا سبب غیر غذائی گروپ کے تمام تختی اشاریے تھے۔ سب سے بڑا اضافہ نومبر 2008ء میں ایندھن اور روشنی اور نقل و حمل اور مواصلات کے تختی اشاریوں میں دیکھئے میں آیا۔ ان تختی گروپوں میں اس لیے اضافہ ہوا کہ اہم ایندھنوں کی قیمتیں اور اس کی بنا پر نقل و حمل کی لاگت بڑھ گئی۔ تاہم ایندھن کے عالمی نرخ گرنے کے بعد ایندھن اور نقل و حمل کی قیمت میں حالیہ کمی سے آئندہ مہینوں کے دوران ان تختی گروپوں میں گرانی کے دباؤ کو قابو میں لانے میں مدد ملے گی۔



3.3.3 گرانی بلحاظ آمدنی گروپ

م س 09ء کے پہلے پانچ مہینوں کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم آمدنی والے گروپوں کے لیے گرانی کی شرح بلند رہی۔ نومبر 2008ء میں بلند ترین آمدنی گروپ (12000 روپے ماہانہ سے زائد) کے سوا تمام آمدنی گروپوں کو مجموعی صارف اشاریہ قیمت کی نسبت بلند تر گرانی کا سامنا کرنا پڑا (دیکھئے شکل 3.8)۔ کم آمدنی والے گروپوں کے لیے بلند گرانی اس امر کا ثبوت ہے کہ غذائی گرانی زیادہ ہے کیونکہ کم آمدنی والے گروپوں کے بیشتر اخراجات غذائی اشیاء کی خریداری پر ہوتے ہیں۔

3.4 تھوک اشاریہ قیمت

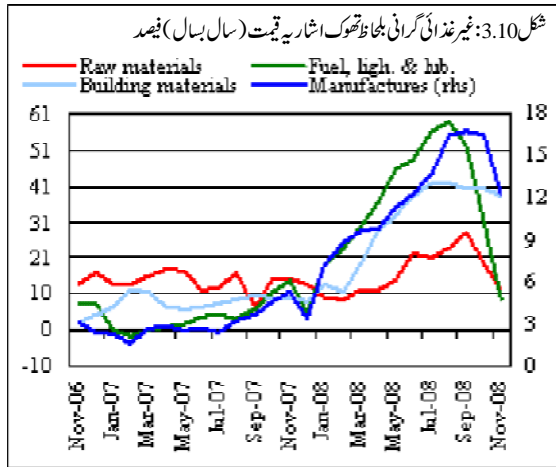
م س 09ء کے دوران تھوک اشاریہ قیمت میں ملا جلا رجحان رہا۔ ابتدائی دو مہینوں میں گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت بلند رہی اور اگست 2008ء میں 35.7 فیصد (سال بسال) تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی مہینے میں 8 فیصد تھی۔ تاہم اگست 2008ء کے بعد اس میں نمایاں سست رفتاری

جدول 3.4: غیر غذائی گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں ترقی اشاریوں کا فیصد حصہ

نومبر 07ء	جون 08ء	اکتوبر 08ء	نومبر 08ء
17.9	9.5	9.9	12.1
57.1	65.8	53.8	30.6
17.8	14.2	23.0	32.8
7.2	10.5	13.4	24.5

آئی (دیکھئے شکل 3.9)۔ گرانے بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں کمی کا حالیہ رجحان تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کی بنا پر آیا جس میں ستمبر 2008ء میں تیزی سے کمی ہوئی۔ دوسری طرف تھوک اشاریہ قیمت کے غذائی گروپ کی گرانے ابھی تک 30 فیصد (سال بسال) کے آس پاس رہی ہے۔ تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں حالیہ کمی کا رجحان مجموعی تھوک اشاریہ قیمت گرانے میں اس کے بہ وزن حصے میں تبدیلی کا عکاس ہے۔

غیر غذائی گروپ میں مختلف ترقی گروپوں کے بہ وزن حصوں میں بھی ملے جلے رجحانات دیکھے گئے۔ خام مال، تیار اشیا اور تعمیراتی مواد کے ترقی گروپوں کا بہ وزن حصہ نومبر 2008ء میں پچھلے مالی سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں بڑھ گیا۔ دوسری جانب ایندھن، روشنی اور لبریری کنٹینر ترقی گروپ کا بہ وزن حصہ گھٹ گیا (دیکھئے جدول 3.4)۔ اس ترقی گروپ کے بہ وزن حصے میں کمی اس بنا پر ہوئی کہ خام تیل کی عالمی قیمتیں گرنے کے بعد تیل کے ملکی نرخ کم ہو گئے۔



تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ کے سال بسال تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ تمام ترقی گروپوں میں س 09ء کے ابتدائی مہینوں کے دوران گرانے بڑھ گئی۔ تاہم ستمبر 2008ء سے تمام ترقی گروپوں کی گرانے میں قدرے کمی ہوئی اور کمی کا یہ عمل خاصا وسیع البند ہے (دیکھئے شکل 3.10)۔

بکس 3.1: اجناس کی عالمی منڈیوں کے اہم واقعات

پانچ ماہ قبل ریکارڈ سطح تک پہنچنے کے بعد خام تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے بھی زیادہ گر گئیں اور 40 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں۔ تیل کے نرخ کم کرنے میں عالمی کساد بازاری، قرضوں کی دشوار صورتحال، اوپیک سے باہر کے ممالک کی بڑھتی ہوئی رسد اور خام تیل کی خصوصاً امریکہ اور یورپ میں کم طلب نے کردار ادا کیا۔ دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی مضبوطی اور اس کے ساتھ ایران اور مغربی ممالک کے مابین کشیدگی میں کمی کی وجہ سے بھی تیل کی قیمتیں گریں۔

گندم کی قیمتیں بھی 2008ء کی دوسری ششماہی میں پہنچ گئیں کیونکہ عالمی کساد بازاری کے باعث اجناس کی طلب میں کمی آگئی۔ گندم برآمد کرنے والے ممالک میں مناسب بارش اور درجہ حرارت نے پیداوار بڑھادی جس سے قیمتیں مزید کم ہوئیں۔ چونکہ مویشیوں کی غذا گندم کے علاوہ کئی بھی ہے اس لیے کئی کئی گھنٹی ہوئی قیمتوں نے گندم کے نرخوں میں مزید کمی کے لیے دباؤ ڈالا۔ جب توانائی کی قیمتیں گرنے سے متبادل ایندھن کے طور پر نایاب کی طلب کم ہوئی تو کئی کے نرخ مزید گھٹ گئے۔

عالمی کساد بازاری کے باعث طلب کم ہونے سے 2008ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران شکر کی قیمتیں دباؤ میں رہیں۔ خام تیل کی قیمتوں میں کمی نے بھی شکر کے نرخوں کو نیچے لانے میں کردار ادا کیا کیونکہ انتھوئل کی طلب گھٹ گئی۔ 30 ستمبر 2009ء کو ختم ہونے والے سال میں شکر کی عالمی پیداوار 2005ء کے بعد پہلی بار کم ہونے کی توقع ہے جس کا بڑا سبب بھارت اور یورپی یونین کی پیداوار میں کمی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگلے سال شکر کی قیمتیں بلند رہ سکتی ہیں۔

خوردنی تیل کے نرخ 2008ء کی دوسری ششماہی میں کم ہوئے۔ عالمی کساد بازاری اور پام آئل کی رسد میں اضافہ طلب کے گھٹنے کا باعث بنا۔ خوردنی تیل کی رسد میں اس لیے اضافہ ہوا کہ ملائیشیا اور انڈونیشیا میں پیداوار بڑھ گئی اور چین اور بھارت میں اچھی فصلیں ہوئیں۔ خام تیل کی قیمت میں کمی متبادل ایندھنوں کی کم طلب اور پام آئل کی قیمتوں میں کمی کا سبب بنی۔

مئی 2008ء کے دوسرے ہفتے میں چاول کی قیمتیں ریکارڈ بلندی پر پہنچنے کے بعد کم ہونا شروع ہوئیں اور کچھ عرصے قبل تک کمزوری رہیں۔ یہ کمی چاول کی عالمی رسد میں اضافے اور اس کے ساتھ اس کی برآمد پر سے پابندی اٹھانے کی وجہ سے ہوئی۔ مئی 2008ء میں جب قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچیں تو چاول برآمد کرنے والے ممالک کے کاشتکاروں نے اس کا فائدہ اٹھانے کے لیے کاشت کی جانے والی فصل کی مقدار بڑھادی۔ عالمی ادارہ خوراک کی شائع کردہ ایک رپورٹ میں توقع ظاہر کی گئی ہے کہ گندم (جو چاول کا متبادل ہے) کی کم قیمتوں کے باعث عالمی منڈی میں چاول کے نرخ مستقبل قریب میں دباؤ میں رہیں گے۔ تاہم شمالی نصف کرے اور ایشیائی ملکوں میں مومن سون کی وجہ سے بھی قیمتیں متاثر ہوں گی۔

جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران دھاتوں کی قیمتیں نیچے جاتی رہیں۔ عالمی کساد بازاری اور دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قیمت بڑھنے کے باعث صنعتی نمو کم ہوئی جس سے دھاتوں کی طلب خاصی گرتی۔ یورپ اور امریکہ میں کاروں کی فروخت کم ہونے سے ایلومینیم، سیسے اور پلائیم کی طلب کم ہو گئی اور ان دھاتوں کی قیمتیں گھٹ گئیں۔ اسٹیل لیس اسٹیل بنانے والوں کی جانب سے گرتی ہوئی طلب کے باعث نکل کی قیمت دباؤ میں رہی۔ چین میں کم طلب، امریکہ میں مکانات کی منڈی میں کساد بازاری اور تانبے کی عالمی ذخائر بڑھنے کی وجہ سے تانبے کے نرخ بھی دباؤ میں آ گئے۔ 2008ء کے پہلے پانچ ماہ کے دوران سونے کی قیمتیں گرنے کی بڑی وجہ ڈالر کی مضبوطی تھی۔